Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 33, Sr.No.89, 2012, pp 55 - 72

مجلہ تحقیق
مجلۂ کلیۂ علوم شرقیہ
جلد ۳۳، اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۱۲ء، شمارہ ۸۹

کشف المحجوب کے فارسی تحلیلی نسخہ پر ایک تحقیقی نظر

مفتی محمد رمضان سیالوی ☆

Abstract:

"Khashf-ul-Mahjoob" is the first book of Sufism has written in Persian language. It is written by Ali Bin Usman Hajveri (R A) who famed by **"Data Ganj Bukhsh".** He is the one of the Sufi saint who came in the Sub Continent.By virtue of his teaching blessing, thousands of non-Muslims accepted Islam. His tomb is in Lahore and is called **"Data ke Nagre".** It is day and illuminated by spiritual meditation at the tomb by the pious people. His unique book Khash-ul-Mahjoob is the treasure of precious knowledge like diamonds.The under consideration essay has been written by Dr. Muhammad Hussain Tasbihi on the bases of researched wisdom of Persian script of Khashf-ul-Mahjoob. There is present all the subjects and discussion in short brief. So that full lighted skated can be study and can get a let beneficial guidance. We have concentrated the real attention in the teaching of Hazrat Data Ganj Bukhsh (R A).

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کا ایک عظیم نام، جس کے ذکر کے بغیر برصغیر میں دین اسلام کی ترویج و اشاعت کی تاریخ مکمل ہی نہیں ہو سکتی اور جس کے احسانات کے سامنے مسلمانان برصغیر کے سر عقیدت سے ہمیشہ خم رہیں گے، ہماری مراد ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری سے ہے جو "داتا گنج بخش" کے لقب سے مشہور ہیں، آپ اگرچہ تقریباً پانچ سو سال بعد اِس لقب سے ملقب ہوئے (۱)

☆ خطیب جامع مسجد داتا دربار، لاہور، پاکستان

لیکن آپ کا یہ لقب اتنا مشہور ہوا کہ اب کم لوگ آپ کے اصل نام کو جانتے ہیں، لوگ آج بھی لاہور کو ''داتا کی نگری'' کہتے ہوئے یک گونہ خوشی محسوس کرتے ہیں، آپ کا سلسلہ نسب آٹھ واسطوں سے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے (۲) جبکہ سلسلہ طریقت نو واسطوں سے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے (۳)۔

آپ افغانستان کے شہر غزنی میں باختلاف روایات 400ھ (1009ء) میں پیدا ہوئے (۴) اور 465ھ (1076ء) (۵) میں واصل بحق ہوئے (۶)

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ ظاہری اور باطنی علوم کے بحر ذخار تھے، آپ کے اساتذہ کی تعداد چار سو سے زائد مختلف کتب میں بیان کی گئی ہے، تمام تذکرہ نویسوں نے آپ کا ذکر بڑی عقیدت و عظمت سے کیا ہے، اگرچہ آپ کے مستند اور تفصیلی حالات زندگی دستیاب نہیں ہیں لیکن آپ کے علمی اور روحانی علوّ مرتبت میں کسی کو اختلاف نہیں ہے، آپ 431ھ میں لاہور تشریف لائے (۷) اور یہاں ہی دفن ہوئے، آپ کا مزار پُر انوار آج بھی مرجع خلائق ہے، جہاں بغیر کسی انقطاع کے ہر وقت طالبان حق کا ہجوم رہتا ہے، داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء میں جمعرات کو زائرین کے انبوہِ کثیر کا ذکر کیا ہے اور حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمۃ نے آپ کے مزار پُر انوار کو ''مقامِ بوسہ گاہِ عالَم، قبلہ اہل صفا اور کعبہ عشاق'' کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔ (۸)

آپ لاہور میں تقریباً 34 سال قیام پذیر رہے لیکن اس عرصہ کی تبلیغی کاوشوں کے ثمرات تقریباً ایک ہزار سال سے آج بھی اُسی شان و شوکت سے قائم ہیں یہ سب آپ کی پُرخلوص محنت للّٰہیت اور قبولیت عامہ کی بین دلیل ہے، جس کا اعتراف و اظہار خوبصورت پیرائے میں حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمۃ نے اپنے الفاظ میں کچھ اس طرح کیا ہے'' اِس نائبِ رسول مقبول ﷺ نے قیام لاہور کے دوران ہزار ہا بت پرست کفار کو کلمہ توحید پڑھا کر اُن کے سینوں کو نورِ اسلام سے منور کیا اور سینکڑوں خداؤں کو پوجنے والوں کو صرف ایک خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے پر مائل کیا اور لاتعداد گم گشتگان بادیہ ضلالت کو صراطِ مستقیم پر گامزن کیا اور کتنے ہی خوش نصیبوں کو اپنی نظر کیمیا اثر کی بدولت ولایت کے بلند مراتب پر فائز کیا '' (۹)

حضرت ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ نے جن الفاظ میں حضرت علی ہجویری علیہ الرحمۃ کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے جسے ذکر کرنا بہت برمحل ہے۔

سید ہجویر مخدومِ اُمم مرقدِ او پیرِ سنجر را حرم
خاکِ پنجاب از دمِ اُو زندہ گشت صبح ما اَز مہرِ اُو تابندہ گشت (۱۰)

آپ نے جہاں اپنی نظر کیمیا اثر سے ایک جہان کو فیض یاب فرمایا وہاں اپنی متعدد تصانیف کے ذریعے اپنے علم و تحقیق کے جواہر کو عام کیا، آپ کی متعدد تصانیف میں سے دستیاب تحقیقی اور علمی تصنیف ''کشف المحجوب'' ہے، اس کتاب کے نسخوں کی دستیابی اور ان کی تفصیل و تحقیق ایک الگ موضوع ہے لیکن دستیاب فارسی نسخوں میں عمومی طور پر قابل اعتماد فارسی نسخہ ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی کا محققہ اور مخرجہ نسخہ ہے جو دراصل موصوف کے پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ ہے جو ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ کی زیر سرپرستی پایہ تکمیل تک پہنچا جسے بعد میں انتشارات مرکز تحقیقات فارسی اور سمن پبلی کیشنز لاہور نے باہم تعاون سے شائع کیا، ایک تحقیقی کام ہونے کی وجہ سے عمومی محققین بھی اسی پر اعتماد کرتے ہیں، عام لوگوں کے استفادہ کے لئے ہم اس پر ایک تحقیقی نظر ڈالیں گے اور آخر میں ایک اہم تسامح علمی یا تجاہل علمی کی طرف توجہ مبذول کرائیں گے۔ آگے درج سطور کی تحریر میں ہم دیگر نسخوں کو بھی بعض مقامات پر حسب ضرورت پیش نظر رکھیں گے نیز کشف المحجوب کے علمی مقام کو زیر بحث نہ لائیں گے۔

کشف المحجوب کے ابواب کی تعداد تحقیق کے مطابق 40 ہے اور فصول کی تعداد بھی 40 ہے اس کے ساتھ کشف المحجوب میں مختلف عنوانات پر 16 کلام ہیں اور 11 کشف الحجابات اس کے علاوہ ہیں (۱۱) البتہ اکثر مترجمین و محققین نے اپنی سہولت اور مضامین کی زیادتی تفہیم کیلئے ابواب اور فصول متفرق تعداد قائم کی ہیں، ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی کی تحقیق کے ساتھ انتشارات مرکز تحقیقات فارسی اور سمن پبلی کیشنز کا مشترکہ شائع شدہ اصل فارسی نسخہ کی فہرست سب سے جامع ہے جس میں ابواب، فصول اور شخصیات وغیرہ سمیت 235 عنوانات قائم کے گئے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی نے اُس وقت تک دستیاب 59 فارسی نسخوں کی دستیابی کا ذکر کر کے 19 نسخوں کی روشنی میں اس تحقیقی نسخہ کی ترتیب کا ذکر کیا ہے (۱۲) یہ نسخہ بلاشبہ تحقیق کا عمدہ شاہکار ہے جسے ''فہارس ہشت گانہ'' یعنی آیات قرآنی، احادیث، مشہور اقوال و ادعیہ، اشعار، اصطلاحات عرفانی نیز کتب کے اسماء، شخصیات اور اماکن کی فہرست نے چار چاند لگا دیئے ہیں (۱۳) چھ متفرق قلمی نسخوں کی عکسی نقول آخر میں موجود ہیں جبکہ ۱۳۳۰ھ (غالبًا) کے قلمی نسخہ کا عکس کتاب کی ابتداء میں موجود ہے (۱۴) ہم ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی کے تحقیق شدہ فارسی نسخہ کو بنیاد بنا کر کشف المحجوب کو اِس طرح بیان کریں گے کہ اولاً عنوان ذکر کریں گے اور عنوان کے ضمن میں اس بات کی وضاحت کریں گے کہ اس عنوان کے تحت کن مضامین کو بیان کیا گیا ہے اور قارئین کی

سہولت کیلئے اصل فارسی نسخہ کے صفحات نمبر بھی حوالہ کے لئے درج کریں گے تا کہ متعلقہ بحث کو مطلوبہ صفحہ سے آسانی کے ساتھ تلاش کیا جا سکے۔

ابتدائی آٹھ صفحات بسم اللہ، اندرون ٹائٹل، شمارہ ردیف نمبر، حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی شان میں لکھی گئی حضرت ڈاکٹر محمد اقبال کی مشہور رباعی، کتاب کی طباعتی تفصیل اور ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی کی طرف سے اپنے مقالہ کے استاذ اور مشرف، محقق استاذ ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ کی خدمت میں عقیدت و محبت بھرے الفاظ میں شکریہ پر مشتمل ہیں، جبکہ ان آٹھ میں سے دو صفحات خالی ہیں۔

اگلے تین صفحات الف، با، جیم پر جناب علی ذوعلم کی تقریظ ہے، علی ذوعلم ۱۹۹۴ء میں 'مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان کے سرپرست تھے، آپ نے ''وددر رجال شناسی وفرقہ شناسی عرفان و تصوف وشناخت اصول ومبانی آں، ازمآ خذ معتبر است'' (۱۵) کہ کشف المحجوب شخصیات کے احوال ،تصوف وعرفان، مختلف فرقوں کے بیان اور عرفان وتصوف کے بنیادی اصول و مبادیات کے جاننے میں ایک معتبر مآ خذ ہے، کہہ کر کشف المحجوب کے علمی و تحقیقی مرتبہ کو واضح کیا ہے۔

چھبیس صفحات پر پھیلے'' پیش گفتار'' میں سے آٹھ صفحات پر صاحب کشف المحجوب کے حالات، چار صفحات پر کشف المحجوب کے مختصر مضامین کا تذکرہ، ایک صفحہ پر کشف المحجوب کی تالیف کی تاریخ کی بحث، تین صفحات پر متعدد قلمی نسخوں اور ان کے رموز کا بیان اور دس صفحات پر کشف المحجوب کے مضامین کے تفصیلی فہرست موجود ہے، ان تیس صفحات پر فارسی میں نمبر درج ہیں (۱۶)

کتاب کی ابتداء انتہائی فصیح و بلیغ خطبہ سے ہے، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ کے بعد چند کلمات ارشاد فرمائے اور خطبہ کے بعد آنے والی سات فصلوں میں سے ہر ایک فصل میں ان ارشادات میں سے ایک ایک ارشاد کی وضاحت اور مطلب بیان کیا گیا ہے جبکہ آٹھویں فصل اصل موضوع کا ابتدائیہ ہے

پہلی فصل میں اس بات کا بیان ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کے شروع میں اپنا نام کیوں تحریر فرمایا ہے اور اس کی وجوہات کے بیان میں ایک مقصد خاص اور ایک مقصد عام ذکر فرمایا ہے۔ دوسری فصل میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کتاب کشف المحجوب لکھنے سے پہلے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے جو استخارہ کیا اس استخارہ سے کیا مراد ہے اور آپ نے استخارہ کیوں کیا۔ تیسری فصل میں آپ نے اس ارشاد کی وضاحت فرمائی ہے کہ میں نے اس کتاب کو لکھنے سے پہلے نفس کی اغراض سے اپنے دل کو پاک کر لیا اس کا کیا مطلب ہے۔ چوتھی فصل میں اپنے مرید صادق

ابوسعید ہجویری علیہ الرحمۃ ،جس کے سوال کرنے پر یہ کتاب لکھی گئی ،اس کے سوال کرنے اور اس کے جواب میں اس کام کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنے کا ذکر کیا ہے۔پانچویں فصل میں کتاب کا نام کشف المحجوب رکھنے کی وجہ بیان کی گئی ہے اور اس کے ضمن میں حجاب کی دو اقسام ،حجاب رَینی اور حجاب غَینی کی لطیف پیرائے میں مختصر مگر جامع وضاحت ہے۔چھٹی فصل میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کتاب کے لکھنے سے (اے ابوسعید) تیری مراد اور تیرا مقصود تجھے حاصل ہو گیا یعنی یہ کتاب تمہارے سوالات کے جوابات میں کامل اور اکمل ہے۔ساتویں فصل میں اللہ تعالی کی مدد سے توفیق طلب کرنے کی وجہ بیان کی گئی ہے۔اسی فصل کے آخر میں حضرت ابوسعید ہجویری کے سوال کو من وعن نقل کیا گیا ہے اور جواب شروع کرنے سے پہلے چند باتیں بطور تمہید ذکر کی گئی ہیں۔

آٹھویں فصل میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اسرار ربانی ،مشاہدات ،لطائف ،امانات ،حجابات ،نفسانی خواہشات ،انسانی عادات ،طبائع کے اختلافات اور انسان کیلئے حجاب اکبر" نفس امارہ" پر کچھ کلام فرما کے کتاب کو باب اول سے شروع کیا ہے، گویا یہ سات فصلیں اصل موضوع کا مقدمہ اور آٹھویں فصل اصل کتاب کا ابتدائیہ ہے، جبکہ اصل کتاب کی ابتداء باب اول سے ہے۔(۱۷)

"پہلا باب علم اور اثبات علم کے بارے ہے"

اس باب میں چار فصلیں ہیں جن میں سے پہلی فصل "علم کی اقسام" کے بیان میں ہے اور دوسری فصل میں "بندے کے علم کی غرض وغایت" کا بیان میں ہے نیز اسی فصل میں "علم حقیقت اور علم شریعت کی تین تین اقسام" کا بیان ہے۔باب اول کی تیسری فصل میں "ملحدوں کے ایک گروہ" سوفسطائیوں" اور کے عقائد باطلہ کو بیان کرنے کے بعد ان عقائد کا مدلل رد" ذکر کیا گیا ہے جبکہ چوتھی فصل میں علم کی تین اقسام "علم من اللہ، علم مع اللہ، علم باللہ" کی لطیف بحث ذکر کی گئی ہے۔(۱۸)

"دوسرا باب اثبات فقر کے بارے ہے"

اس باب کی پہلی فصل "فقر وغناء" کے بارے مشائخ کے اختلافات اور پھر اس بارے ان کے متعدد اقوال پر مشتمل ہے جبکہ دوسری فصل میں "فقر اور فقیر" کے بارے مشائخ تصوف کے اقوال کا تفصیلی بیان ہے۔(۱۹)

"تیسرا باب تصوف کے بارے ہے"

اس باب کی دو فصلوں میں سے پہلی فصل میں صوفی کی تعریف اور اس بارے صوفیہ کے متعدد

اقوال مبارکہ کا بیان ہے اور دوسری فصل ان اقوال کے تتمہ پر مشتمل ہے جو پہلی فصل میں بیان کئے گئے ہیں جبکہ اس باب کا اختتام ''رسم وخصلت'' کے باہمی فرق پر کیا گیا ہے۔ (۲۰)

''چوتھا باب خرقہ پوشی کے بارے ہے''

اس باب میں دو فصلیں ہیں جن میں سے پہلی فصل میں ''خرقہ پوشی کی شرائط'' کا بیان ہے اور دوسری فصل میں اس بات کا بیان ہے کہ'' صوفیہ کے ہاں خرقہ پوشی کو اختیار کرنے یا اس کو ترک کردینے کی حیثیت'' کیا ہے۔ (۲۱)

''پانچواں باب فقر وصفوت میں صوفیہ کے اختلافات کے بارے ہے''

اس باب میں ''فقر وصفوت'' کی تقدیم و تاخیر کا بیان ہے جبکہ اس باب کا اختتام ''فقر و مسکنت'' پر ہے اور یہ تمام بحث کسی فصل کو قائم کئے بغیر کی گئی ہے۔ (۲۲)

''چھٹا باب ملامت کے بارے ہے''

اس باب میں دو فصلوں میں سے پہلی فصل میں ''ملامت'' اور اس کے تین درجات کا ذکر ہے اور دوسری فصل میں ''ملامت کے بانی مشائخ'' اور پھر ''ملامت کے اسرار ورموز'' کا لطیف بیان ہے۔ (۲۳)

ساتویں باب سے تیرہویں باب تک شخصیات کے تذکرے ہیں (۲۴) جنہیں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے حفظ مراتب کا لحاظ رکھتے ہوئے ذکر فرمایا ہے جس کی تفصیل کچھ یہ ہے۔

''ساتواں باب اولین صحابہ کرام میں صوفیہ کے قائدین کے بارے ہے''

اس باب میں کسی فصل کو قائم کئے بغیر خلفائے راشدین، حضرت سیدنا صدیق اکبر، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہے۔ (۲۵)

''آٹھواں باب ائمہ اہل بیت کے بارے ہے''

اس باب میں بھی کسی فصل کو قائم کئے بغیر پانچ ائمہ اہل بیت، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت امام زین العابدین، حضرت امام ابو جعفر محمد باقر، حضرت امام محمد جعفر صادق، رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہے (۲۶)

''نواں باب اصحاب صفہ کے بارے ہے''

اس باب میں کوئی فصل قائم نہیں کی گئی اور یہ باب 22 جلیل القدر اصحاب صفہ، صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم کے تذکرے پر مشتمل ہے جن کے اسمائے حسب ذیل ہیں

حضرت بلال، حضرت سلمان فارسی ،حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت عمار بن یاسر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عتبہ بن مسعود، حضرت مقداد بن اسود، حضرت خباب بن ارت، حضرت صہیب بن سنان، حضرت عتبہ بن غزوان، حضرت زید بن خطاب، حضرت ابو کبشہ، حضرت کنانہ بن حصین عدوی، حضرت سالم مولی حذیفہ یمانی، حضرت عکاشہ بن محصن ،حضرت مسعود بن ربیع ،حضرت ابوذر جندب غفاری، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت سفیان بن بیضاء ،حضرت ابوالدرداء عویمر بن عامر، حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر ،حضرت عبداللہ بن بدر جہنی رضی اللہ عنہم ۔(۲۷)

''دسواں باب ائمہ تابعین کے بارے ہے''

اس باب میں بھی کسی فصل کو قائم کئے بغیر چار ائمہ تابعین ،حضرت اویس قرنی ،حضرت ہرم بن حیان، حضرت حسن بصری اور حضرت سعید بن میبّب رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہے (۲۸)

''گیارہواں باب حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے تک کے ائمہ تبع تابعین کے بارے ہے''

اس باب میں کوئی فصل قائم نہیں کی گئی اور کل 64 ائمہ تبع تابعین کا تذکرہ ہے، جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

حضرت حبیب عجمی ،حضرت مالک دینار، حضرت حبیب راعی، حضرت ابوحازم مدنی، حضرت محمد بن واسع ،حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت عبداللہ بن مبارک ،حضرت فضیل بن عیاض، حضرت ذوالنون مصری، حضرت ابراہیم بن ادہم، حضرت بشر حافی، حضرت بایزید بسطامی، حضرت حارث محاسبی، حضرت داود طائی، حضرت سری سقطی ،حضرت ابراہیم ازدی، حضرت ابوسلیمان دارانی، حضرت معروف کرخی، حضرت حاتم اصم، حضرت محمد بن ادریس شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت احمد حواری، حضرت احمد بلخی ،حضرت عسکر نسفی ،حضرت یحییٰ رازی، حضرت عمرو نیشاپوری، حضرت حمدون قصار، حضرت منصور بن عمار، حضرت احمد انطاکی، حضرت عبداللہ کوفی ،حضرت جنید بغدادی، حضرت احمد نوری، حضرت سعید حیری، حضرت احمد، حضرت رویم، حضرت یوسف رازی، حضرت سمنون خواص، حضرت شاہ شجاع کرمانی، حضرت عمر مکی، حضرت سہیل تستری، حضرت محمد بلخی ،حضرت محمد ترمذی، حضرت محمد وراق، حضرت احمد خراز ،حضرت علی اصفہانی، حضرت محمد خیر النساج، حضرت ابوحمزہ خراسانی، حضرت احمد مسروق، حضرت محمد مغربی، حضرت حسن جوز جانی، حضرت احمد جریری، حضرت احمد، حضرت حسین بیضاوی، حضرت ابراہیم خواص، حضرت ابوحمزہ بغدادی، حضرت موسی واسطی ،حضرت ابوبکر شبلی ،حضرت

جعفر خلدی، حضرت محمد رودباری، حضرت قاسم مروزی، حضرت محمد شیرازی، حضرت سعید مغربی، حضرت ابراہیم نصرآبادی، حضرت علی حصری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ورضوانہ علیہم) (۲۹)

''بارھواں باب متاخرین صوفیہ کے ائمہ کے بارے میں ہے''

اس باب میں بھی کوئی فصل قائم کئے بغیر کل 10 ائمہ متاخرین کا تذکرہ جمیلہ ہے، اس فصل کی خاص بات یہ ہے اس میں حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ نے اپنے مرشد گرامی حضرت محمد بن حسن ختلی اوران سے اپنی عقیدت کا ذکر بھی کیا گیا ہے، ائمہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

حضرت احمد قصاب، حضرت ابوعلی محمد دقاق، حضرت علی خرقانی، حضرت محمد داستانی، حضرت فضل اللہ میہنی، حضرت محمد بن حسن ختلی، حضرت عبدالکریم قشیری، حضرت احمد اشقانی، حضرت علی گرگانی، حضرت مظفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ورضوانہ علیہم (۳۰)

''تیرھواں باب متعدد شہروں کے متفرق صوفیہ کے بارے میں ہے''

اس باب میں ان متاخرین صوفیہ کا ذکر جمیل ہے جو متفرق شہروں میں موجود تھے، ان میں شام، عراق، اہل فارس، قہستان، آذربائیجان، طبرستان، کش، کرمان، خراسان، ماوراء النہراور غزنین کے متاخرین صوفیہ کا تذکرہ ہے اوران کا ذکر بھی کسی فصل کو قائم کئے بغیر کیا گیا ہے۔ (۳۱)

''چودھواں باب صوفیہ کے فرقوں اور مذاہب کے بارے میں ہے''

اس باب میں صوفیہ کے مختلف فرقوں کا بیان ہے اور اس کے ضمن میں ان کے نظریات، معمولات، علامات اوران کے بارے حکایات کا تفصیلی تذکرہ ہے، حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ نے اس باب میں کل 12 فرقوں کا ذکر کیا ہے ان میں 10 اہل حق اور 2 اہل باطل سے ہیں اور اہل باطل کے دوگروہوں کا ذکر ایک ہی فرقہ حلولیہ کے ضمن میں ہے جن میں ایک کی نسبت ابوحلمان دمشقی کی طرف اور دوسرے گروہ کی نسبت اہل فارس کی طرف ہے، حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ نے باطل فرقے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا'' لیکن حلولیہ، اللہ ان پر لعنت بھیجے'' (اس جملے سے ان کے عقائد باطلہ، فاسدہ اور شنیعہ کی طرف اشارہ مقصود ہے) جبکہ باقی 10 اہل حق فرقوں کے نام اوران کے ذکر میں ذیلی ابحاث ومضامین خصوصاً اہل تصوف کے ہاں استعمال ہونے والی بعض اہم اصطلاحات کی نفیس توضیحات اجمالاً حسب ذیل ہیں۔

۱۔ فرقہ محاسبیہ، اس کے ضمن میں ایک فصل قائم کی گئی ہے اوراس میں خاص طور پر رضا کی حقیقت کی بحث ہے اور فصل میں حال اور مقام کے درمیان فرق کو بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ فرقہ قصاریہ۔
۳۔ فرقہ طیفوریہ،اس کے ضمن میں سکراور صحو کی بحث کرتے ہوئے سکراور صحو کی اقسام بیان کی گئی ہیں
۴۔ فرقہ جنیدیہ۔
۵۔ فرقہ نوریہ،اس کے ضمن میں ایثاراورایثار کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔
۶۔ فرقہ سہیلیہ،اس کے ضمن میں اولاً نفس کی حقیقت اور ہوا کے معنی بیان کئے گئے ہیں پھر نفس کے افعال کی اقسام کے ذکر کے بعد فصل قائم کی گئی ہے اوراس فصل میں نفس کی حقیقت کے بارے مختلف مشائخ کے اقوال، مجاہدہ نفس، حقیقت ہوااورخواہش نفس کی اقسام تفصیلاً بیان کی گئی ہیں۔
۷۔ فرقہ حکیمیہ،اس کے ضمن میں اولاً ولایت کے اثبات میں کلام ہے اور پھر دو فصلیں قائم کی گئی ہیں،پہلی فصل میں اولیاء کرام کے اوصاف کا بیان ہے جبکہ دوسری فصل میں کرامات کے ثبوت پر گفتگو کے بعد معجزہ اور کرامت میں فرق،اولیاء کرام کی کرامات،انبیاء کی اولیاء پر فضیلت اور پھر فرشتوں اور مومنین پر انبیاءاوراولیاء کی فضیلت کا تفصیلی تذکرہ ہے۔
۸۔ فرقہ خرازیہ،اس میں ابتداء فنااور بقاء کی بحث ہے اوراس کے بعد ایک فصل قائم کی گئی ہے۔
۹۔ فرقہ خفیفیہ،اس کے ضمن میں غیبت وحضور پر لطیف کلام ہے۔
۱۰۔ فرقہ سیاریہ،اس کے ضمن میں جمع وتفریق پر کلام کے بعد جمع وتفرقہ کے اختلاف پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے اوراس فرقہ کے ذکر میں ایک فصل قائم کی گئی ہے۔
۱۱۔ فرقہ حلولیہ،اس فرقہ کے دوگروہوں کے ذکر کے بعدان دونوں گروہوں کے بطلان پر تفصیلی بحث ہےاوراسی کے ضمن میں ایک فصل کوقائم کرنے کے ساتھ روح پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔(۳۲)

”پندرھواں باب کشف حجابات کے بارے میں ہے“

اس باب میں 11 حجابات سے پردے اٹھائے گئے ہیں اوران کے ضمن میں 14 فصلیں قائم کی گئی ہیں، کتاب کے نام کے پیش نظر لگتا ہے کہ ”کشف المحجوب“ کی تحریر کا مقصود اصلی یہی باب نمبر 15 ہے، ہم اس کے مضامین کوتھوڑی تفصیل سے بیان کرتے ہیں

(ا) کشف حجاب اول:

اللہ تعالی کی معرفت کے بارے میں ہے اوراس میں دوفصول ہیں، پہلی فصل میں معرفت باری تعالی اور حقیقت معرفت میں گفتگو ہے اور دوسری فصل میں معرفت کے بارے مشائخ کے مختلف اقوال بیان کئے گئے ہیں۔

(۲) کشف حجاب ثانی:

توحید باری تعالیٰ کے بارے میں ہے، اس میں ایک فصل ہے جس میں توحید کے بارے متفرق مشائخ کے مذاہب اور اقوال کا بیان ہے۔

(۳) کشف حجاب ثالث:

ایمان کے بارے میں ہے، اس میں ایک فصل ہے اور اس فصل میں اہل سنت و جماعت، اہل تحقیق اور اہل معرفت کے اقوال کی روشنی میں ایمان کی اصل اور ایمان کی فرع پر سیر حاصل کلام ہے۔

(۴) کشف حجاب رابع:

طہارت کے بارے میں ہے اور اس میں توبہ سے متعلق امور کا بیان ہے، اس میں دو فصلیں ہیں، پہلی فصل میں توبہ کے لئے تائید کے شرط ہونے یا نہ ہونے کے بارے گفتگو کی گئی ہے اور دوسری فصل میں توبہ کی اقسام اور عوام اور خواص کی توبہ کے بارے مشائخ کے ارشادات نقل کئے گئے ہیں۔

(۵) کشف حجاب خامس:

نماز کے بارے میں ہے، نماز کے ذکر میں ایک فصل ہے جس میں نماز کے اسرار و رموز اور نمازیوں کی اقسام کا بیان ہے، اس کے بعد باب قائم کیا گیا ہے اور یہ باب محبت اور اس سے متعلقہ امور کے بارے میں ہے۔ اس کی ایک فصل ہے جس میں اس بات کا بیان ہے کہ علماء کے ہاں محبت کن معانی میں مستعمل ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی اولیاء کرام سے اور اولیاء کرام کی اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی کیفیت کا پر کیف تذکرہ ہے، اس کے ضمن میں تین فصلیں ہیں جن میں سے پہلی فصل میں محبت کے بارے مختلف مشائخ کے اقوال ذکر کئے گئے ہیں، دوسری فصل میں عشق کے عنوان پر لطیف گفتگو ہے اور تیسری فصل میں محبت کی حقیقت کے بارے میں مشائخ سے منقول اسرار و رموز کا تذکرہ ہے۔

(۶) کشف حجاب سادس:

زکوٰۃ کے بارے میں ہے اس میں ایک فصل ہے جو مشائخ کے زکوٰۃ لینے یا نہ لینے کے بارے تفصیلی کلام پر مشتمل ہے، اس کشف حجاب کے ضمن میں ایک باب جود و سخاء کے بارے قائم کیا گیا ہے۔

(۷) کشف حجاب سابع:

روزے کے بارے میں ہے، اس کشف حجاب میں ایک الگ باب جوع یعنی بھوک اور اس سے متعلق احکام کے بارے میں قائم کیا گیا ہے۔

(۸) کشف حجاب ثامن:

حج کے بارے میں ہے۔

(۹) کشف حجاب تاسع:

صحبت (ملاقات اور مجلس)، صحبت کے آداب اور دیگر آداب کے بارے میں ہے، اس کشف حجاب میں صحبت، آداب صحبت، شرطِ صحبت، اوقات صحبت نیز سفر میں آداب صحبت کے بعد کھانے، چلنے، سونے، گفتگو، خاموشی، سوال، ترک سوال، شادی کرنے اور مجرد رہنے کے آداب پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے

(۱۰) کشف حجاب عاشر:

یہ کشف حجاب بہت ہی لطیف ابحاث پر مشتمل ہے جن میں صوفیہ کی گفتگو، صوفیہ کے کلام کے حقائق و معانی کے ذکر کے بعد حال اور وقت اور ان میں باہم فرق کے بعد حال پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے، اس کے بعد مقام و تمکین، محاضرہ و مکاشفہ، قبض و بسط، انس و ہیبت، قہر و لطف، نفی وا ثبات، مسامرہ و محادثہ، علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین کے مابین فرق کو بڑی عمدگی سے بیان کیا گیا ہے، اس کے ساتھ علم و معرفت، شریعت و حقیقت، کے فرق کے ذکر کے بعد متوصفہ کے ہاں استعمال ہونے والے مختلف کلمات اور اصطلاحات کا تفصیلی تذکرہ ہے۔

(۱۱) کشف حجاب حادی عشر:

یہ کشف حجاب بنیادی طور پر سماع کے بارے ہے، اس کشف حجاب میں دو فصول ہیں، اولاً سماع اور اس کی قسموں کا بیان ہے، سماع القرآن، سماع شعر، سماع اصوات والحان کے ذکر کے بعد سماع کے اصول اور احکام بیان کئے گئے ہیں اس کے بعد فصل میں سماع کے بارے صوفیہ کے اختلاف کا بیان ہے، اس فصل کا اختتام سماع کی حقیقت میں صوفیہ کے مراتب کے ذکر پر ہے، اس کے بعد کی فصل میں وجد، وجود، تواجد کی وضاحت، رقص اور خرق جامہ یعنی رقص یا سماع کے دوران گریبان

پھاڑنے کی حقیقت پر گفتگو کے بعد کتاب کا اختتام آداب سماع پر کیا گیا ہے۔(۳۳)

ذکر کردہ تفصیل اور گفتگو بنیادی طور پر کشف المحجوب کے اسلوب بیان پر ہے جسے فارسی نسخہ تحلیلیہ کے آئینہ میں ذکر کیا گیا ہے، اب ہم کشف المحجوب پر مختصر تبصرے کے بعد چند امور کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

سالکین راہ طریقت کی دو اقسام ہیں(۱) کامل (۲) ناقص، اکثر کتب تصوف مذکورہ دونوں اقسام میں سے صرف ایک قسم کیلئے رہنما ثابت ہوتی ہیں، یعنی بعض کتب اگر کاملین کیلئے رہنما ہیں تو ناقصین کیلئے ان کتب میں حیرت و حیرانگی کے سوا کچھ نہیں ہوتا ہے اور اگر بعض کتب ناقصین و مبتدئین کیلئے رہنما ہیں تو وہی کتب کاملین کیلئے ابتدائی قاعدہ کا درجہ رکھتی ہیں، لیکن اگر کوئی کتاب سالکین راہ طریقت کی دونوں اقسام کیلئے بیک وقت رہنمائے کامل کا درجہ رکھتی ہے تو اس کتاب کا نام ''کشف المحجوب'' ہے۔

کثرت مطالعہ کے بعد تصوف کی اکثر کتب سے قاری کی طبیعت بھر جاتی ہے اور وہ اس کتاب کو متعدد بار پڑھنے میں یک گونہ اکتاہٹ محسوس کرتا ہے لیکن بقول حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری ''اس (کشف المحجوب) کے بار بار مطالعہ سے حجابات اٹھ کر نئے نئے انکشافات ہوتے ہیں ''(۳۴) کشف المحجوب' بلا شبہ ہندوستان کے خانقاہی نظام کے نصاب اول کا درجہ رکھتی ہے بلکہ یقیناً اس کا شمار دنیائے تصوف کی ''امہات کتب'' ہوتا ہے اور بلاشبہ فارسی زبان میں لکھی جانے والی دنیا کی یہ پہلی کتاب ہے۔(۳۵)

یہ کتاب مستطاب جہاں ایک طرف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ کی تعلیمات و افکار کا بہترین نمونہ ہے وہاں ایک وقیع اور دقیق علمی کاوش بھی ہے، اس کا ترجمہ دنیا کی تقریباً تمام معروف زبانوں میں ہو چکا ہے، صرف اردو زبان میں اس کے 21 سے زائد تراجم شائع ہو چکے ہیں جن میں سے اکثر اب بھی دستیاب ہیں،(۳۶) کتاب محض حکایات و واقعات کا مجموعہ نہیں بلکہ 248 قرآنی آیات بینات، 172 احادیث مبارکہ، 76 عربی اور 1 فارسی شعر کے ساتھ ساتھ حضرات خلفائے راشدین، ائمہ اہل بیت، 22 جلیل القدر صحابہ کرام، چار ائمہ تابعین، 65 ائمہ تبع تابعین، 10 مشہور ائمہ متاخرین اور متعدد امصار و بلاد کے مشائخ کے تذکروں سمیت بیسیوں ادعیہ و امثال اور ائمہ مشائخ وصوفیہ کے لاتعداد اقوال کا ایک حسین مجموعہ ہے، اس کتاب کی علمی اور فنی حیثیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ چھٹی صدی ہجری کے بعد لکھی جانے والی تصوف کی تمام کتب میں ''کشف المحجوب '' کا ذکر اور اس کے حوالہ جات ملتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ اس کتاب کو تذکروں کی معروف کتب اور تصوف کی قابل اعتماد کتب کیلئے مآخذ ہونے کی حیثیت بھی حاصل ہے

،حضرت خواجہ فرید الدین عطار نے تذکرۃ الاولیاء میں ،حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نے نفحات الانس میں ،حضرت خواجہ شرف الدین یحیٰ منیری نے اپنے مکاتیب میں ،حضرت خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب میں ،حضرت سید محمد حسینی گیسودراز نے کشف المحجوب سے استفادہ کیا ہے اور مشہور روسی محقق ژوکونسکی کے بقول سفینۃ الاولیاء ،خزینۃ الاصفیاء ،نامہ دانشوران ،طرائق الحقائق میں کشف المحجوب کے اقتباسات اور حوالہ جات کثرت سے موجود ہیں۔(٣٧)

کشف المحجوب اگرچہ حضرت ابوسعید ہجویری علیہ الرحمۃ کے سوالات کے جوابات کی غرض سے تحریر کی گئی ،حضرت ابوسعید نے اپنے سوال میں 12 چیزیں کی تفصیل طلب کی ہے وہ 12 چیزیں حسب ذیل ہیں۔

(١) طریقت اور تصوف کی تحقیق۔
(٢) مقامات متصوفہ کی کیفیت۔
(٣) متصوفہ کے مذاہب کا بیان۔
(٤) متوصفہ کے مقالات۔
(٥) متصوفہ کے رموز۔
(٦) متوصفہ کے اشارات۔
(٧) اللہ تعالیٰ کی محبت کی کیفیت۔
(٨) دلوں پر اللہ تعالیٰ کی محبت کے اظہار کی کیفیت۔
(٩) اللہ تعالیٰ کی محبت سے عقلوں پر حجابات کے اسباب۔
(١٠) اللہ تعالیٰ کی محبت سے نفس کی نفرت کے اسباب۔
(١١) اللہ تعالیٰ کی محبت سے روحوں کا اطمینان۔
(١٢) متصوفہ کے معاملات۔

اگرچہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی توجہ سوالات کے جوابات پر مرکوز رکھی ہے لیکن جوابات کے ضمن میں ایسی لطیف ابحاث ذکر گئی ہیں کہ تصوف کی دیگر اکثر کتابیں ان ابحاث سے یا تو سرے سے خالی ہیں یا ان ابحاث کی تحقیق میں یک گونہ تشنگی برقرار ہے۔ان میں علم ،فقر وغناء ،صوفی ،رسم وخصلت ،خرقہ پوشی ،صفوت ،ملامت ،رضا ،حال ومقام ،سکر وصحو ،ایثار ،نفس ،ہوا ،کرامت ،معجزہ ، فضیلت ،فناء وبقاء ،غیبت وحضور ،جمع وتفریق ،روح ،معرفت ،توحید ،ایمان ،طہارت ،توبہ ،نماز ،محبت ،

عشق، زکوۃ، جود وسخا، جوع، حج، صحبت، متعدد آداب و اخلاقیات، شادی، حال، وقت، مقام، تمکین، محاضرہ، مکاشفہ، قبض و بسط، انس و ہیبت، قہر ولطیف، نفی و اثبات، مسامرہ و محادثہ، شریعت و حقیقت اور سماع خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی کتاب مستطاب اپنے موضوع پر ایک کامل اور جامع تصنیف ہے لیکن کتاب کو دقت نظر سے پڑھنے کے بعد قاری اس بات کی تمنا کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کاش حضرت ابو سعید ہجویری اپنے سوال کو طویل کرتے اور مزید کچھ باتیں اپنے شیخ کامل سے دریافت کرتے تو پتہ نہیں اور کتنے اسرار ورموز سے پردے اٹھا دیئے جاتے، کتنے عقدے کھل جاتے اور سالکان راہ طریقت قیامت تک اس چشمہ فیض سے سیراب ہوتے رہتے، ہم سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں اس کتاب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے مضمون کا اختتام کرتے ہیں، حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا '' اگر کسے را پیر نہ باشد، چوں ایں را مطالعہ کند او را پیدا شود ''(۳۸)

راقم کی رائے میں آپ کے ارشاد کے دو مفہوم ہیں

(۱) کہ اگر کسی شخص کا کوئی پیر نہ ہو اور اس کتاب کا مطالعہ کرے تو اسے مرشد کامل مل جائے گا۔

(۲) اگر کسی کو پیر نہ مل رہا ہو جو تصوف کے معاملات کی تشریح اور راہ سلوک میں اس کی صحیح رہنمائی کرے تو ایسا شخص اس کتاب کشف المحجوب کا مطالعہ کرے تو یہ کتاب اس شخص کی ایک مرشد کامل کی طرح رہنمائی کرے گی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسے آج کل کے بے شمار مرشدانِ کامل (بزعم خویش) سے بے نیاز کردے گی۔

''فارسی تحلیلی نسخہ کا اہم علمی تسامح ''

فارسی تحلیلی نسخہ بلاشبہ علمی اور تحقیقی شاہکار ہے لیکن دقت نظر سے مطالعہ کے بعد پتہ چلتا ہے کہ محقق اور مشرف دونوں سے ایک اہم تسامح (۳۹) ہوا ہے، ہم اس تسامح کو حضرت مفتی علی احمد سندھیلوی شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ، داتا دربار لاہور کے الفاظ میں ہی بیان کئے دیتے ہیں (۴۰) اور محقق اور مشرف سے اس کی فی الفور تصحیح کے درخواست گذار ہیں، حضرت شیخ الحدیث فرماتے ہیں '' حضرت شیخ الاسلام، مخدوم الاولیاء، امام الاولیاء، امام علی بن عثمان ہجویری، لاہوری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ صحیح العقیدہ سنی، حنفی، ماتریدی مسلمان ہیں، انہوں نے کشف المحجوب میں عقائد

اہل سنت ہی تحریر فرمائے ہیں، جمہور اہل سنت یزید کو بہت برا جانتے ہیں اور اس سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں، فاسق، فاجر، پلید وغیرہ کہتے ہیں۔ بڑے بزرگ یہ سب کچھ کہتے ہیں مگر بڑے ہی محتاط انداز میں مثلاً علیه ما یستحقه، علیه ما یستحق، أخزاه الله وغیرہ الفاظ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت عقیدت رکھتے اور تعظیم و تکریم کرتے ہیں، حضرت شیخ الاسلام مخدوم الاولیاء، امام علی بن عثمان ہجویری لاہوری المعروف داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اسی عقیدہ کو بیان کیا، لکھتے ہیں "یزید علیه ما یستحق، أخزاه دون أبیه (۴۱) لیکن ایرانی ناشرین نے مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان کے نسخہ فارسی میں تحریف کی ہے کہ "دون أبیه" کو حذف کر کے (۴۲) سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے دشمنی کا ثبوت دیا ہے (۴۳)

چونکہ عمومی مترجمین نے مختلف فارسی نسخوں کو بنیاد بنایا ہے لیکن اس معاملہ کی تحقیق کئے بغیر لاعلمی میں ترجمہ میں بھی تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں، موجود چودہ اردو تراجم میں سے چار تراجم میں یہ تحریف نہیں ہے (۴۴) جبکہ دس مترجمین نے "دون أبیه" کی اصل عبارت ذکر کی اور نہ ہی اس کا اردو ترجمہ کیا (۴۵) یوں تو کشف المحجوب کے دستیاب اردو تراجم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی وجہ سے ممتاز ہوگا لیکن راقم کے خیال میں ان تمام میں سر فہرست اردو ترجمہ کلام المرغوب ہے جو ابوالحسنات سید محمد احمد قادری کا ہے اور جس کے شروع میں حضرت حکیم محمد موسیٰ علیہ الرحمۃ کا بے مثال علمی اور تحقیقی دیباچہ بھی شامل ہے اور اب استاذ ڈاکٹر خالق داد ملک اور ڈاکٹر طاہر رضا بخاری کی آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی تخریج کے اضافے کے ساتھ تحقیق جدید نے اس کی افادیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں اور اسے حال ہی میں محکمہ اوقاف پنجاب نے بلا معاوضہ تقسیم کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔

☆☆☆☆

﴿حوالہ جات﴾

۱۔ ''محمد موسیٰ امرتسری''، حکیم، دیباچہ بر'' کلام المرغوب'' اردو ترجمہ کشف المحجوب، ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، ص ۲۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، اشاعت ۲۰۰۹۔

۲۔ ''ایضاً'' ص ۸۔

۳۔ ''ایضاً'' ص ۱۳۔

۴۔ ''ایضاً'' ص ۱۲۔

۵۔ درج کی گئی عیسوی تاریخ انٹرنیٹ سے حاصل کی گئی ہے چونکہ ہجری سال، عیسوی سال سے عموماً دس دن کم ہوتا ہے اس حساب سے ہر چھتیس سال بعد ایک سال کا فرق پڑتا ہے اور ستر سال بعد دوسال کا، حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی درج کی گئی عمر ہجری سال کے مطابق 65 سال بنتی ہے اس لئے آپ کی عمر مبارک عیسوی سال کے مطابق 67 سال بنے گی۔ (واللہ اعلم)

۶۔ ''محمد موسیٰ''، حکیم موسی امرتسری، دیباچہ بر'' کلام المرغوب'' اردو ترجمہ کشف المحجوب، ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، ص ۵۵، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، اشاعت ۲۰۰۹۔

۷۔ ''ایضاً'' ص ۵۴۔

۸۔ ''ایضاً'' ص ۶۰۔

۹۔ ''ایضاً'' ص ۵۶۔

۱۰۔ ''محمد اقبال''، علامہ، اسرار و رموز، ص ۵۱، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، گیارھواں ایڈیشن

۱۱۔ '' بشیر حسین ناظم''، الحاج ، ارمغان موہوب اردو ترجمہ کشف المحجوب ، کرمانوالہ بک شاپ لاہور، اشاعت ۲۰۰۷ء

۱۲۔ ''علی بن عثمان''، ہجویری، کشف المحجوب فارسی نسخہ ، پیش گفتار از ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رھا، ص ہیجدہم، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، شمارہ ردیف ۱۵۰، مطبوعہ ۱۹۹۵۔

۱۳۔ ''علی بن عثمان''، ہجویری، کشف المحجوب فارسی نسخہ، محققہ از ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رھا، ص ۶۰۳ تا ۶۹۳، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، شمارہ ردیف ۱۵۰، مطبوعہ ۱۹۹۵۔

۱۴۔ ''ایضاً'' ص سی و دوم۔

۱۵۔ ''علی ذو علم'' تقریظ بر کشف المحجوب فارسی ، ص الف ، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، شمارہ ردیف ۱۵۰، مطبوعہ ۱۹۹۵۔

۱۶۔ ''علی بن عثمان''، ہجویری، کشف المحجوب فارسی نسخہ ، محققہ از ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رھا، ص پنجم تا

سی ام، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، شمارہ ردیف ۱۵۰، مطبوعہ ۱۹۹۵۔

۱۷۔ ''ایضاً'' ص ۱ تا ۱۲۔

۱۸۔ ''ایضاً'' ص ۱۳ تا ۲۴۔

۱۹۔ ''ایضاً'' ص ۲۵ تا ۳۹۔

۲۰۔ ''ایضاً'' ص ۴۰ تا ۵۴۔

۲۱۔ ''ایضاً'' ص ۵۵ تا ۶۹۔

۲۲۔ ''ایضاً'' ص ۷۰ تا ۷۳۔

۲۳۔ ''ایضاً'' ص ۷۴ تا ۸۲۔

۲۴۔ ''ایضاً'' ص ۸۳ تا ۲۵۶۔

۲۵۔ ''ایضاً'' ص ۷۴ تا ۹۰۔

۲۶۔ ''ایضاً'' ص ۹۱ تا ۱۰۴۔

۲۷۔ ''ایضاً'' ص ۱۰۵ تا ۱۰۸۔

۲۸۔ ''ایضاً'' ص ۱۰۹ تا ۱۱۷۔

۲۹۔ ''ایضاً'' ص ۱۱۸ تا ۲۳۶۔

۳۰۔ ''ایضاً'' ص ۲۳۷ تا ۲۵۱۔

۳۱۔ ''ایضاً'' ص ۲۵۲ تا ۲۵۶۔

۳۲۔ ''ایضاً'' ص ۲۵۷ تا ۳۸۶۔

۳۳۔ ''ایضاً'' ص ۳۸۷ تا ۶۰۲۔

۳۴۔ ''محمد موسیٰ امرتسری''، حکیم، ملخص از دیباچہ بر'' کلام المرغوب'' اردو ترجمہ کشف المحجوب، ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، ص ۲۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، اشاعت ۲۰۰۹۔

۳۵۔ ''ایضاً'' ص ۲۹۔

۳۶۔ ''رشید محمود'' راجا، ''کشف المحجوب کے اردو تراجم اور ان کے مقدمات'' مجلہ معارف اولیاء، ج ۵، ش ۱، ص ۲۴۴۔

۳۷۔ ملخص از دیباچہ بر'' کلام المرغوب'' اردو ترجمہ کشف المحجوب، ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، ص ۳۲ تا ۳۶، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، اشاعت ۲۰۰۹، از'' محمد موسیٰ امرتسری''، حکیم۔

۳۸۔ 'نظام الدین' ''محبوب الٰہی' در رنظامی، بحوالہ دیباچہ بر'' کلام المرغوب'' اردو ترجمہ کشف المحجوب، حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ص ۳۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، اشاعت ۲۰۰۹۔

۳۹۔ راقم نے تسامح کا لفظ احتیاطاً لکھا ہے ورنہ اس پایہ کے محقق اور مشرف سے اس طرح کی غلطی کے ارتکاب کو تسامح کی بجائے تجاہل کہنا موزوں ہے۔

۴۰۔ تفصیل کے لئے دیکھئے، چار ورقی سوال و جواب اور وضاحت نامہ بابت عقائد، ۸محرم الحرام۱۴۳۴ھ،۲۰۱۲ء، مطبوعہ دارالافتاء، مرکز تدریب الافتاء والبحوث ۱۵۰، راوی روڈ، لاہور۔

۴۱۔ (۱) کشف المحجوب، نسخہ سمرقند فارسی، ص۹۴، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۷۔

(۲) کشف المحجوب، نسخہ فارسی ص۵۹، مطبوعہ عشرت پبلشنگ ہاؤس، لاہور۔

۴۲۔ ''علی بن عثمان''، ہجویری، کشف المحجوب فارسی نسخہ، محققہ از ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رھا، ص۹۶، باب ذکر اہل بیت، آخری سطر، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، شمارہ ردیف ۱۵۰، مطبوعہ۱۹۹۵۔

۴۳۔ چار ورقی سوال و جواب اور وضاحت نامہ بابت عقائد ۸محرم الحرام۱۴۳۴ھ،۲۰۱۲ء، مطبوعہ دارالافتاء، مرکز تدریب الافتاء والبحوث ۱۵۰، راوی روڈ، لاہور

۴۴۔ وہ چار تراجم یہ ہیں۔(۱)''کلام المرغوب'' اردو ترجمہ کشف المحجوب، از ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، اشاعت ۲۰۰۹۔

(۲) ترجمہ از مولانا مفتی سید معین الدین نعیمی، زاویہ پبلشرز، لاہور، اشاعت ۲۰۰۳۔

درج بالا دو تراجم میں کشف المحجوب کی اصل عبارت بھی درج کی گئی ہے۔

(۳)'' ارمغان مرغوب'' اردو ترجمہ کشف المحجوب، از الحاج بشیر حسین ناظم، مطبوعہ کرمانوالہ بک شاپ، لاہور، اشاعت ۲۰۰۷۔

(۴)''انوار القلوب'' اردو ترجمہ کشف المحجوب، از ابو نعیم عبدالحکیم خاں نشتر جالندھری، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز۔

۴۵۔ اس بارے دیگر تفصیل کے لئے دیکھئے، چار ورقی سوال و جواب اور وضاحت نامہ بابت عقائد ۸محرم الحرام۱۴۳۴ھ،۲۰۱۲ء، مطبوعہ دارالافتاء، مرکز تدریب الافتاء والبحوث ۱۵۰، راوی روڈ، لاہور۔